عالمی یوم ماحول

پاکستان میں فضائی، سمندری و پانی کی آلودگی میں اضافہ

پاکستان میں ماحولیات کی بہتری کے لیے سنجیدہ اقدامات نہیں کیے جاتے، بجٹ میں مختص رقم کم ہوگئی ہے، ماہرین

کراچی (جمشید بخاری......اسٹاف رپورٹر) حکومت کی عدم توجہ کے سبب بین الاقوامی سطح پر پاکستان کا شمار ماحولیات کی بہتری کے حوالے سے غیر سنجیدہ حکومتوں میں آتا ہے، موجودہ بجٹ میں ماحولیات کے لیے 20 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں، جبکہ گذشتہ سال یہ رقم 54 ملین تھی۔ ان خیالات کا اظہار انوائرمنٹل پروٹیکشن ایجنسی بارووڈ کے ماہر ماحولیات ڈاکٹر پرویز عامر، ماہر ماحولیات شفیق کاکاخیل اور ماحولیات ڈاکٹر جاوید چشتی نے عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر ”جنگ“ سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ واضح رہے کہ دنیا بھر میں 5 جون کو عالمی یوم ماحولیات منایا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان کو موسمی تغیرات، فضائی آلودگی، پانی کی آلودگی، سمندری آلودگی اور دیگر ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے۔ ماحولیات سے متعلق ادارے کلائمنٹ چینج ڈویژن صوبائی انوائرمنٹل ایجنسیز، اوشنو گرافی، وائلڈ لائف، محکمہ جنگلات، زولوجیکل سروے، اسپارکو کا آپس میں کوئی رابطہ نہیں اور نہ ہی ان اداروں کے درمیان ڈیٹا کا تبادلہ کیا جاتا ہے، ماہرین کے مطابق اٹھارویں ترمیم کے بعد ماحولیات کی وزارت وفاق سے ختم کرنے سے پاکستان میں ماحولیات کی بہتری کے کام کو شدید دھچکا لگا ہے۔ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں وفاقی ماحولیات کی وزارت نہیں ہے۔ حکومتی اداروں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی این جی اوز خصوصاً لیڈ پاکستان اور آئی یو سی این کی کارکردگی بھی صرف ورکشاپس کے انعقاد تک محدود ہے۔ ڈاکٹر پرویز عامر کے مطابق ماحولیات سے متعلق حکومتی اداروں کی عدم دلچسپی کے سبب بین الاقوامی این جی اوز نے بھی ماحولیات کی بہتری میں دلچسپی لینا کم کردی ہے، جبکہ اٹھارویں ترمیم کے بعد امداد دینے والے اداروں نے صوبوں پر عدم اعتماد کے سبب صوبوں کو ماحولیات سے متعلق پروجیکٹس پر امداد دینا بند کردی ہے۔ صوبائی انوائرمنٹل ایجنسیز میں ماہرین کی شدید کمی ہے، غیر تکنیکی افراد کے تقرر نے بھی ماحولیات کی بہتری میں رکاوٹ پیدا کی ہے۔ پاکستان میں فضائی آلودگی کو مانیٹر کرنے والے اسٹیشن بند پڑے ہیں جبکہ کسی بھی ادارے کے پاس آلودگی سے متعلق کوئی مستند ڈیٹا موجود نہیں، تمام ادارے غیر ملکی ڈیٹا پر انحصار کرتے ہیں، بڑے بڑے منصوبوں کو ای آئی اے کرانے کے لیے ماہرین کی کمی ہے اور کئی منصوبے ای آئی اے کے بغیر یا تو پایہ تکمیل کو پہنچا دیے گئے ہیں یا پہنچائے جارہے ہیں، ای پی اے کا کام صرف نوٹس دینے تک محدود ہوکر رہ گیا ہے۔ ماہرین ماحولیات شفیق کاکاخیل کے مطابق پاکستان کا بڑا مسئلہ آلودہ پانی بنتا جارہا ہے، جس نے صحت کے مسائل کو گمبھیر کردیا ہے، اسپتالوں میں مریضوں کی زیادہ تعداد آلودہ پانی کے متاثرین کی ہے، شہر کے ساتھ ساتھ اب گاؤں کے پانی کی بھی کوالٹی بہتر نہیں رہی، کنوؤں اور نہروں میں فضلا تز اور کھیتوں میں کیڑوں کو مارنے کے لیے کیا جانے والا اسپرے پانی میں شامل ہوکر مضر صحت بنتا جارہا ہے جبکہ مستقبل میں موسمی تغیرات کے سبب پاکستان خوراک اور پانی کی کمی والے ممالک کی فہرست میں شامل ہوسکتا ہے۔

ShareThis

آج کا اخبار پڑھیے